السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ تو معلوم ہے کہ مسجدوں میں مردوں کو دفن کرنا جائز نہیں اور جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز جائز نہیں تو سوال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور بعض صحابہ کرام کی قبروں کے مسجد نبوی میں داخل کرنے میں کیا حکمت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالی یہود و نصاری پر لعنت کرے فرمائے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔ '' (متفق علیہ) اسی طرح یہ بھی صحیح حدیث ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضرت ام سلمہ وحضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا انہوں نے بتایا کہ اس میں تصویریں بھی بنی ہوئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور پھر اس میں تصویریں بھی بنالیتے اللہ تعالی کے ہاں یہ لوگ ساری مخلوق سے بدترین شمار ہوں گے۔ '' امام مسلم نے ''صحیح ''میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ذکر کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بے شک اللہ تعالی نے مجھے اسی طرح اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنالیا تھا، اگر میں نے امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔ خبر دار! آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنالیتے تھے لیکن ''خبر دار! تم قبروں پر مسجدیں نہ بنانا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

امام مسلم رحمة اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ ''نبی ﷺ نے قبر کو چونا گچ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے'' یہ اور ان کے ہم معنی دیگر احادیث صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے ایسا کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ یہ احادیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ قبروں پر عمارتیں بنانا، قبے بنانا اور قبروں کو پختہ بنانا بھی حرام ہے کیونکہ یہ شرک اور اللہ تعالی کے سوا اصحاب قبور کی عبادت کا سبب ہے، جیسا کہ قدیم وجدید دور کے واقعات اس بات کے شاہد ہیں۔ لہذا مسلمانوں پر یہ واجب ہے خواہ وہ دنیا بھر میں کہیں بھی رہ رہے ہوں اس سے اجتناب کریں جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور اس بات سے فریب خوردہ نہ ہوں کہ بہت سے لوگ کیا کر رہے ہیں کیونکہ حق تو مومن کی متاع گم شدہ ہے، وہ اسے جب بھی پالیتا ہے تو اسے حاصل کرلیتا ہے اور پھر حق معلوم کرنے کے لئے معیار کتاب وسنت ہے، لوگوں کے آراء واعمال معیار نہیں ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صاحبین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کی تدفین نبوی میں نہیں ہوئی تھی بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوئی تھی لیکن جب ولید بن عبدالملک کے عہد میں مسجد نبوی میں توسیع کی گئی تو پہلی صدی کے آخر میں حجرہ کو مسجد میں داخل کردیا گیا لہذا ولید کے اس عمل کو مسجد میں تدفین سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صاحبین رضی اللہ عنہم کو ارض مسجد کی طرف منتقل نہیں کیا گیا بلکہ توسیع کے پیش نظر حجرہ کو مسجد میں شامل کیا گیا تھا لہذا کسی کے لئے یہ عمل قبروں پر عمارتیں بنانے یا قبروں پر مسجدیں بنانے یا مسجدوں میں دفن کرنے کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ان صحیح احادیث میں ان تمام امور کی ممانعت ہے جو میں نے ابھی ذکر کی ہیں اور ولید کا عمل جو رسول اللہ ﷺ کی ثابت شدہ سنت کے خلاف ہو، حجت نہیں ہے۔ واللہ ولی التوفیق

فتاویٰ ابن باز